س) اسلام کیا ہے؟ اسلام کی نمایاں خصوصیات بیان کریں۔

تعارف:

اسلام کے معنی اطاعت کے ہیں۔ مذہب اسلام کا نام اسلام اس لیے رکھا گیا ہے اس کی بنیاد اللہ کی اطاعت پر ہے۔ اسلام والا وہ ہے جو اپنی سوچ کو اللہ کے تابع کرے۔ جو اپنے معاملات کو اللہ کی تابعداری میں چلانے لگے۔ اسلام پوری کائنات کا دین ہے، کیونکہ ساری کائنات اور اس کے تمام اجزاء خدا کے مقرر کیے ہوئے قانون کے ماتحت چل رہے ہیں۔

سورۃ البقرۃ 2:177

"کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو۔ ہاں اصل نیکی یہ ہے کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد پورا کریں اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت یہی ہیں جنہوں نے اپنی بات سچی کی اور یہی پرہیزگار ہیں۔"

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اسلام کے پانچ بنیادی ارکان ہیں۔

1۔ اس بات کی گواہی دینا اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے خاص بندے اور رسول ہیں۔
2۔ نماز قائم کرنا
3۔ زکوٰۃ دینا
4۔ رمضان کے روزے رکھنا

۵۔ حج ادا کرنا۔

• حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ لوگوں میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اس نے اسلام کیا ہے آپ ﷺ نے یہ جواب دیا کہ اسلام یہ ہے کہ تم خالص اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور نماز قائم کرو۔ اور زکوٰۃ فرض ادا کرو۔ اور رمضان کے روزے رکھو
(بخاری :50)

ایک اور حدیث ہے صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کونسا اسلام افضل ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس شخص کا اسلام جس کی زبان سے دوسرے مسلمان ایذا نہ پائیں
(بخاری جلد اول)

اسلام کی نمایاں خصوصیات

اسلام ایک مکمل دین ہے جو انسان کی فطری، روحانی اور معاشرتی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔ اسلام کی بنیادی عقائد میں توحید مقدم اول ہے۔ اسلام کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

۱۔ ادیان عالم میں اسلام کی عظمت:

اسلام دین فطرت ہے اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اسلام دین رحمت ہے اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے اس لیے اس دین کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے اللہ پاک فرماتے ہیں

ان الدین عند اللہ الاسلام

ترجمہ: "بے شک اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہے"

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے

"کہ جو اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو تلاش کرے گا اس سے اس دین کو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔"

۲- ایمان بالآخرت:

ایمان بالآخرت سے مراد اس حقیقت کا اعتراف و یقین ہے کہ ایک دن یہ ساری کائنات فنا ہو جائے گی اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے دوبارہ انسانوں کا زندہ کرے گا۔ جو اپنے اپنے اعمال کے ساتھ خدا کے حضور پیش ہوں گے اور انہیں ان کے اعمال کے مطابق سزا و جزا دی جائے گی۔ اسلامی تہذیب میں یہ عقیدہ بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ اسلام کے سارے نظام کی بنیاد جزا و سزا کے نظریہ پر ہے۔ اس طرح اسلام نے یوم آخرت کے عقیدے کو اپنے ضابطہ اخلاق کے لیے ایک زبردست پشت گاہ بنایا ہے۔

[سورۃ البقرہ : 281]

"اور ڈرو اس دن سے جس دن تم لوٹائے جاؤ گے اللہ کی طرف پھر ہر جان کو پورا پورا دے دیا جائے گا جو اس نے کمائی کی ہو گی اور ان پر کچھ ظلم نہ ہو گا"

۳- علم و حکمت:

اسلام نے کائنات میں غور و فکر کرنے کی تلقین کی ہے۔ یہ اسلام میں علم کی اہمیت کا ہی نتیجہ تھا کہ جب آپ مبعوث ہوئے تو اس وقت مکہ میں صرف سترہ آدمی پڑھنا جانتے تھے لیکن 23 سال بعد جب آپ اس دنیا سے تشریف لے گئے تو کوئی گھرانہ ایسا نہ تھا کہ جہاں علم کا چراغ روشن نہ ہو۔ تفکر و تدبر مشاہدہ اور تجربہ سے مسلمانوں نے تمام علوم میں حیرت انگیز

ترقی کی اور پوری دنیا کو علم و فنون سے آشنا کیا۔

سورۃ البقرۃ:

"جسے علم و حکمت دی گئی اس ہی ہر بھلائی دی گئی۔"

حضرت محمدؐ کو تلقین کی گئی کہ وہ ہمیشہ علم میں اضافہ کی دعا کریں

[سورۃ طٰہٰ: ۱۱۴]

رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا

(ترجمہ) "اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما"

۴۔ دین و دنیا کی یکجائی:

دیگر تمدن دنیا و دین کی تفریق کے قائل ہیں جبکہ اسلامی تمدن دین اور دنیا یکجائی کا علمبردار ہے۔ عبادت کو انسانی تخلیق کی غایت قرار دیا گیا ہے

(سورۃ ذاریات ۵۶)

"وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون"

(ترجمہ) "میں نے جن و انس کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے"

اسلام میں عبادت کا مفہوم پوری زندگی پر محیط ہے خواہ روحانی پہلو یا مادی پہلو۔ سب کچھ تہذیب میں شامل ہے اس طرح اسلام نے دین و دنیا کی اس مصنوعی تفریق کو ختم کر دیا ہے جو دیگر مذاہب میں پائی جاتی ہیں۔ اکثر مذاہب میں ترکِ دنیا کی تعلیم ملتی ہے لیکن اسلام ترکِ دنیا کی شدت سے مخالفت کرتا ہے۔ اسلام زندگی اور اس کی مسرتوں کو ترک

کرنے کا نام نہیں بلکہ ان کی تکمیل کا داعی ہے۔

آپ کا فرمان ہے

"اسلام میں ترک دنیا کا کوئی مقام نہیں"

فکرِ معاش اور پرورش عیال کو اسلام نے باعث ثواب بتایا ہے ایک حدیث میں ہے کہ "جو شخص والدین کے لیے محنت کرتا ہے وہ اللہ کی راہ میں کام کرتا ہے اور جو اپنی ذات کو فقر وفاقہ سے بچانے کے لیے کام کرتا ہے وہ بھی اللہ کی راہ میں کام کرتا ہے"

[سورۃ البقرۃ ۲۰۱]

ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ

ترجمہ: "اے ہمارے رب دے ہمیں بھلائی دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بھلائی"۔

۵۔ انسانی عظمت:

اسلام کی نمایاں خصوصیت ہے کہ انسان کو عظمت اور شرافت کا مقام عطا کرتا ہے اس کے نزدیک پوری کائنات انسان کی خدمت کے لیے سرگرم ہے وہ اشرف المخلوقات اور خلیفۃ اللہ ہے اور اللہ کی مرضی کو اس دنیا میں نافذ کرنے والا ہے

سورۃ التین:

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم

ترجمہ: "البتہ ہم نے انسان کو بہترین ساخت میں پیدا کیا"۔

دوسری جگہ یوں فرمایا

سورۃ البقرۃ:

ترجمہ: "وہی تو ہے جس نے سب کچھ جو زمین میں ہے تمہارے لیے پیدا کیا"

اسلام نے ہی انسان کو اس کا درست درجہ دیا ہے۔ دوسرے تمدن انسان کو یا تو حیوانات کے درجے تک گرا دیتے ہیں یا پھر انسان کو خدائی درجہ دے کر دوسروں کو ان کی عبادت کی دعوت دیتے ہیں۔ اسلام نے کہا کہ انسان نہ تو حیوان ہے نہ ہی انسان خدا ہے بلکہ اللہ کا نائب ہے اور کائنات میں اللہ کی مرضی کو نافذ کرنے کا فریضہ اس کے سپرد ہے

۱.۶ رواداری:

اسلام تحمل و رواداری کا علمبردار ہے۔ اسلام تمام انبیاء اور ان پر نازل شدہ کتابوں پر ایمان لانے کا مطالبہ کرتا ہے اور ان میں تفریق کا روادار نہیں

ارشادِ الہٰی ہے

"ہم رسولوں کے درمیان فرق نہیں کرتے"

سورۃ البقرۃ

اسلام زور یا جبر سے کسی کا دین، عقیدہ اور مذہب بدلنے کی اجازت نہیں دیتا بلکہ مذہب کا اختیار کرنا دوسروں کی خوشی پر منحصر ہے

لَا اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ۚ قف لا

ترجمہ: "دین میں کوئی جبر نہیں"

سورۃ البقرۃ

۱.۷ اعتدال اور توازن:

اسلام کی ایک امتیازی خوبی یہ ہے کہ اس میں زندگی کی انتہائی کے درمیان ایک حسین توازن اور اعتدال پایا جاتا ہے۔ انسانی زندگی میں اعتدال صرف الہامی ہدایت کے ذریعے ممکن ہے۔ اسلام نے دین و دنیا، فرد و معاشرہ، روح و جسم کے درمیان توازن قائم کیا ہے اور افراط و تفریط کو ختم کیا ہے

چنانچہ آپ کا ارشاد ہے

"میں تو سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں۔ روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں۔ بیاہ شادی بھی کرتا ہوں پس اللہ سے ڈرو تم پر تمہارے نفس کا حق ہے تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے۔ تمہارے اہل و عیال کا تم پر حق ہے۔ ہر حق اس کے حقدار کو ادا کرو۔ میری ہدایت یہ ہے کہ روزہ بھی رکھو، افطار بھی کرو، نماز بھی پڑھا کرو اور سویا بھی کرو"

اس طرح دین اسلام نے انفرادی اور اجتماعی زندگی میں بہترین توازن قائم کیا ہے۔ ایک طرف فرد کی نشوونما کا پورا سازوسامان کیا دوسری طرف اسے اجتماعی ذمہ داری کے نظام میں منظم کیا۔

آپ نے فرمایا

"اعتدال نبوت کا حصہ ہے"

یہ امتیاز صرف اسلامی تہذیب کو حاصل ہے کہ دین نے افراط و تفریط سے ہٹ کر زندگی کے فطری تقاضوں کو پورا کیا۔ ان میں توازن قائم کیا تاکہ انسانی زندگی اپنی تمام وسعتوں کے ساتھ ترقی کر سکے

حدیث نبوی ہے

"مسلمانو میانہ روی اختیار کرو کیونکہ جس کام میں میانہ روی ہوتی ہے وہ کام سنور جاتا ہے اور جس کام میں میانہ روی نہیں ہوتی وہ بگڑ جاتا ہے"

(مسلم)